محمد اشرف خاں لکھنوی ثم دہلوی

از

جناب عابد رضا صاحب بیدار
(مسلم یونیورسٹی علی گڈھ)

حسرت مرحوم کو اشرف خاں - خاںؔ کا کوئی مجموعہ نہیں مل سکا (اردوئے معلی، تذکرۂ تلامذہ مصحفی بسلسلۂ ترجمہ تنہا) ہندوستان میں ان کے تین قلمی دیوان حیدر آباد، علی گڈھ اور رام پور میں موجود ہیں - دیوان اوّل حیدر آباد میں ہے - دیوان دویم و سویم رام پور میں ہیں اور دیوان دویم کا ایک بدخط اور بوسیدہ نسخہ لٹن لائبریری علی گڈھ میں ہے - دیوان اول (نسخہ آصفیہ) کی تاریخِ کتابت ۱۲۵۸ھ ہے - دیوان دویم و سویم پر تاریخ کتابت درج نہیں - دیوان دویم (نسخہ رام پور) کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں کسی نقاش کی بنائی ہوئی خاںؔ کی "شبیہہ" بھی ہے جس میں وہ کلاسکی انداز پر گاؤ تکیہ کے سہارے بیٹھے ہوئے ہیں حقہ سامنے رکھا ہے - اس کے اوپر لکھا ہے - "شبیہہ خاں موصوف - اشرف خاں صاحب قبلہ -

دیوان اول کے قطعاتِ تاریخی ۱۲۴۶ھ تک کے ہیں اور غالباً سب سے پہلا قطعہ ۱۲۳۹ھ کا ہے - دیوان دوم میں ۱۲۴۸ھ سے ۱۲۵۳ھ تک کے قطعات ہیں - صرف ایک تاریخ ۱۲۴۴ھ کی ہے اور ایک ۱۲۴۳ھ کی - دیوان سیوم میں کوئی تاریخی قطعہ نہیں --- دیوانِ دویم کے آغاز میں کاتب نے لکھا ہے! "دیوان دوم تصنیف محمد اشرف خاں صاحب قبلہ سلمہ اللہ تعالیٰ معہ شبیہہ" اور آخر میں یہ عبارت ہے! "تمام شد دیوان دویم تصنیف محمد اشرف خاں صاحب قبلہ متخلص بہ خاں ولد محمد علی خاں بہادر ابن نواب روشن الدولہ - روشن خاں بہادر ساکن شاہجہاں آباد

تحریر یافت " دیوان سوئم کے سرورق یہ عبارت ملتی ہے! " دیوان سوم مسمی دفتر گلزار ملک الشعرائے ہند محمد اشرف خاں صاحب سلمہ جز ۹ ابیات ۱۵ سہ ہزار و ہفت صد پنجاہ و پنج شعر۔

سخاوت مرزا صاحب آج کل ۱۹۵۳ء میں خاںؔ کے حالات اور دیوان اول پر تبصرہ لکھ چکے ہیں۔ " تذکرہ خوش معرکہ زیبا (نسخہ علی گڈھ) میں بھی خاںؔ کا ترجمہ موجود ہے اور اس کے علاوہ ان کے تلامذہ کا ذکر بھی ہے۔ یہ تذکرہ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲ھ میں ناسخ کے شاگرد سعادت خاں ناصر لکھنوی نے ترتیب دیا۔ اس وقت تذکرہ کے اندازِ بیان سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خاںؔ زندہ تھے اور یہ بھی کہ تذکرہ نگار سے ان کے دوستانہ تعلقات بھی تھے۔ ناصرؔ نے لکھا ہے:۔

" خان ساماں دیوان سخنوری اشرف خاں تخلص خاںؔ خلف محمد علی خاں ابن روشن خان مخاطب بہ روشن الدولہ وطن اس کے بزرگوں کا شاہجہاں آباد مولد اس کا لکھنؤ، غیور، شہسواری اسپ میں مشہور شاگرد میاں مصحفی " اور اس کے بعد ۲۷ شعر نمونتہً دئے ہیں۔ اسی تذکرہ میں ترجمہ مصحفی کے سلسلہ میں خاںؔ کا ذکر آیا ہے۔

اشرف خاں صاحب که شاگرد میاں صاحب کے ہیں مجھ سے کہتے تھے اک دن مرزا جعفر نے صحبتِ عام میں میاں مصحفی سے پوچھا آپ نے کوئی ایسا شعر بھی کہا ہے جس میں . . . . . یہ شعر پڑھا۔

بھیج دیتا ہے خیال اپنا عوض اپنے مدام   کس قدر یار کو غم ہے مری تنہائی کا

(۲)

خاںؔ کوئی بڑے شاعر نہیں۔ ان کے یہاں اچھے شعر بھی بہت کم ہیں لیکن ان کے لئے یہ شرف کچھ کم نہیں کہ وہ مصحفی کے شاگرد ہیں اور پھر وہ اور ان کے ساتھ کے تمام شاعر لسانی مطالعہ کے لئے بھی بہت اہم ہیں اس کے ساتھ ساتھ

موضوعات کی تبدیلی اور دہلویت پر دھیرے دھیرے لکھنویت کی فتح کے نشانات کی حیثیت سے ان کی کافی اہمیت ہے۔ مصحفی کے یہاں جو خارجی رنگ ہلکا اور "مستعار" ساتھا اب پختہ ہو چلا ہے۔ کبھی کبھی خاںؔ اور ان کے ساتھ کے دوسرے شعرا کے یہاں خالص دہلوی رنگ ہاتھ پاؤں مارتا دکھائی دیے جاتا ہے۔ مشکل ردیفوں کے ساتھ چھوٹی چھوٹی بحروں میں بڑی آسان ردیفیں بھی مل جاتی ہیں۔ لیکن مطالعہ کے دوران میں دل میں یہ بات اترتی جاتی ہے کہ ایک روایت دوسری کے لئے جگہ چھوڑ رہی ہے۔

خاںؔ کے یہاں مجھے ایک چیز اور ملی اور وہ ہے بول چال کی زبان سے قربت اس سے میری مراد یہ نہیں کہ وہ الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جو عوام بولتے ہیں بلکہ بات کہنے کا وہ انداز جیسے کوئی آپس میں باتیں کرے۔ مثلاً مصحفی نے نمونۂ خاںؔ کا ایک شعر دیا ہے۔

ہر بات پہ کہتے ہو کہ دیوانہ ہے یہ بھی		ہر بات پہ گالی کوئی یارانہ ہے یہ بھی

بالکل سادہ انداز۔ عوامی انداز۔ بول چال کا انداز۔ بے تکلفی کا انداز۔ سب جگہ تو ایسا نہیں لیکن اس طرز کے کافی شعر مل جاتے ہیں اور اسی سلسلے میں محاوروں کا استعمال بھی آجاتا ہے اور محاوروں کے ساتھ ساتھ ضرب الامثال یا وہ جملے جو ضرب المثل تو نہیں لیکن مشہور انہیں کی طرح ہیں۔ مثلاً دیوان سوم میں

ع باقی تھا ایک تو میرے حصہ میں بٹ گیا		ع عاشق کی ترے بات ہوئی تو نہ بھی کچھ

ع ہر وقت ہوں ہر لحظہ گنہگار ہوں تیرا		ع روزہ ہمارا کیا ہے ہماری نماز کیا

ع رقیب روسیہ گر تجھ سے بل کی روز لیتا ہے		ع تم سے وفا جو کی تو ہوا کیا نہال میں

ع ایسے آنے سے میں گزرا تمہیں کیا آنا تھا		ع موت آوے گی فرشتہ مرا گھر دیکھ چکا

ع میں گذرا چاہ سے میر اسلام بس جی بس		ع تو ہنس کے بولے خاںؔ جی ادھر تو لاؤ ہاتھ

ان سب چیزوں کے ساتھ بے ساختہ پن خاں کی خصوصیت ہے اور پھر کچھ مصحفی کے اثر سے اور کچھ دہلی کے براہِ راست اثر سے یا کچھ وہاں کے نام سے اکثر جگہ داخلی رنگ بھی بڑا رچا ہوا ملتا ہے۔ ان تمام خصوصیات کا اندازہ دیوانِ دوئم و سوئم کے اس مختلف انتخاب سے ہو سکے گا۔

سینہ تھا اور ہاتھ تھا دیوار اور سر
عالم نہ پوچھ میری شبِ انتظار کا

گردشِ چرخ میرے دور میں کیا تو نے کیا
ہاتھ میں جام کے لیتے ہی سبو ٹوٹ گیا

ساقی ترے میخانے کو کیا یاد کروں گا
لبریز مرے دور میں اک جام نہ آیا

تو سمجھ یا نہ سمجھ یار ترے یار ہیں ہم
برسوں گزرے کہ میاں طالبِ دیدار ہیں ہم

طرفِ گل سے کیا بند قفس کا سوراخ
قید میں خاطرِ صیاد کیا کرتے ہیں!

تم آؤ یا نہ آؤ شام سے روز
تمہارا آسرا ہے اور میں ہوں

ع رو رو کے تیری یاد میں راتیں گزاریاں :-

پرواز کو ترستا ہوں فصلِ بہار میں
مجھ سا بھی دہر میں کوئی بے بال و پر نہ ہو

میکشوں کی ترے دروازے پہ فریاد رہے
ساقی تو شاد رہے میکدہ آباد رہے

روز کے رنج سے گھبرا گیا ہے جی میرا اب
ایسے جینے سے تو اے خاک کہیں مر جائیں

چشمِ گریاں تر ابرا ہووے
قصۂ خاص میر اعام کیا

دیکھ کر تجھ کو جو بچ جائے تو بچ جائے مگر
تیرے بیمار کے مرنے ہی کے آثار ہیں سب

اس درجہ مے کشی ہے تری چشمِ مست سے
پلوا رہا ہے مے سر بازار محتسب

شام ہی سے شبِ غم میں الجھتا ہے دل زار
کس طرح کٹتے دیکھئے یہ چار پہر آج

مجھ سا وحشی نہ ہوا ہے نہ کبھی ہوئے گا
کب رہے گی یہ زمانے کی ہوا میرے بعد

اے خدا رکھیو یونہیں صحبتِ مستاں قائم
بادہ کش شور کریں ساقیِ گلفام کے گرد

سخت حبانی نہ منفعل کرنا ہاتھ نازک بہت ہیں قاتل کے
وہ بادہ نوش ہوں ساقی کرے جو مجھ پہ کرم سبو کو منھ سے لگاؤں نہ فکرِ جام کروں
یہ بات پرانی ہے ہر اک بات پہ جھڑکی تازہ سا کوئی ظلم اب ایجاد کرو تم

معاصرانہ اشارے :-

وہ غزل ہے یہ مری اے حضرت خاں گرسنے شاعرِ مغرور کا گل ہووے تو روشن چراغ
شعر کہہ آتا نہیں جن کو ذرا خاں ہرگز وہ یہ کہتے ہیں کہ افسوس ہے اب میر نہیں
غلط ہے خاں جو کہے کوئی ہیں ہوس بے استاد جہاں میں ایک بھی تسبیح بے امام نہیں
مہر و شفقت سے سکھایا ہے مجھے فنِ شعر خاں میاں کیوں نہ کروں حضرت استاد کو یاد

تمام تاریخوں میں صرف ایک تاریخ قابلِ ذکر ہے۔ تاریخ جلوہ افروز شدن نصیر الدین حیدر بادشاہ کہ بدار الشفا بیان۔ شادی دیوا صاحب انگریز بپاسِ خاطر میاں محمد بخش رسا شاگرد ایں فقیر — "زہے نصیب سرافراز کردہ رومہ"

دلی اور لکھنؤ کے اشارے :-

شکایت کیا ہے اے خاں لکھنؤ میں تو جو نکلا ہو ہوا ہے منتظم کو شوق اب بے انتظامی کا
ع یاد آتی ہے جو دلی تو میں رو دیتا ہوں :-
خاں میاں جاؤں میں کس طرح بھلا دلی میں یاد کرتے ہیں مجھے لوگ وطن میں اکثر
تجھ کو بے جا یہ گماں دل میں رہا دور ہوں میں رہنے والا ہوں میں دلی کا بڑی دور ہوں میں
دل کسی ماہ کو دے کر میں بہل جاؤں گا چاندنی چوک ہے قائم تو سنبھل جاؤں گا
مجھ کو مدت ہوئی دلی سے تو آئے اے خاں واں کے محبوبوں کو اب خاک محبت ہوگی
دلی کے دیکھنے کو جی ہی پھڑک رہا ہے اے خاں ہمیں خدا کب پہنچائے گا وطن میں

(۳)

مصحفی کے شعر :-

خاں نے مختلف شعرا کی غزلوں پر مخمس لکھے ہیں۔ ان میں مصحفی کی غزلیں سب سے زیادہ ہیں۔ سخاوت مرزا صاحب نے ان دونوں کے مخمسات کا ذکر کیا ہے جو دیوان اول میں ہیں :-

۱۔ دو دن سے وہ شکل اپنی دکھاتا نہیں مجھ کو ۲۔ خیالِ یار جو شب میرا ہمکنار رہا!

دیوانِ دوئم میں بھی دو غزلوں میں مخمس ملتے ہیں۔

۲ جیتے ہی جی کو خاک کیا میں نے کیا کیا اپنے تئیں ہلاک کیا میں نے کیا کیا۔

اور دیوانِ سوئم میں مصحفی کی سات غزلوں میں مخمس کہے ہیں :- ہم ہر غزل کا مطلع اور تعداد اشعار مصحفی درج کرتے ہیں۔

(۱) ہرگز نہ مری خاک سے فرزانہ بنے گا پتلا بھی بنے گا تو وہ دیوانہ بنے گا ۱۰ شعر
(۲) ترے بگڑتے ہی الفت کا گھر خراب ہوا امید کو طرف یاس سے جواب ہوا ۹ شعر
(۳) چمن میں جاتے ہی جی تن سے کبھی روانہ ہوا مجھے تو خندۂ گل موت کا بہانہ ہوا ۱۰ شعر
(۴) صبح شبِ ہجراں کو خدا جانے ہوا کیا خورشید درخشاں کو خدا جانے ہوا کیا ۱۳ شعر
(۵) ہم ملے خاک میں جتنا تو سنبھلتا آیا دم بدم رنگ ترا اور نکلتا آیا ۱۴ شعر
(۶) پردہ جب رخ پہ ترے اوبت مغرور نہ تھا آئینہ محو تماشائے رُخ حور نہ تھا ۹ شعر
(۷) مارِ گیسو کو مری جان مگر چھوڑ دیا تیرے ہمسایہ نے جو خوف سے گھر چھوڑ دیا ۷ شعر

یہ سب غزلیں ع۵ کے علاوہ دیوان ششم (نسخۂ رام پور) میں موجود ہیں مگر تھوڑے تھوڑے الفاظ اور مصرعوں کے اختلافات ہیں ع۵ مجھے نہیں ملی۔

خاں کے ان تینوں دواوین سے مصحفی کی ۱۱ غزلیں مل جاتی ہیں میں مصحفی کے قلمی دیوان اور خاں کی نقل کردہ غزلوں کے اختلاف دکھانا چاہتا تھا مگر فی الحال

مصحفی کے دو دیوان تک پہنچ نہیں۔ اس لئے یہ اشارے کافی ہوں گے۔

تلامذۂ خان ـــــ "تذکرہ خوش معرکۂ زیبا"

(۱) آشفتہ:۔ نواب جرار الدولہ محمد ہادی علی خاں بہادر ضیغم جنگ تخلص آشفتہ ابن مہدی علی خاں داماد فردوس منزل شاگردِ اشرف خاں (خان کا ایک شعر ہے:۔)

خاں رہے شادیہ نواب جرار الدولہ   اور فزوں جاہ و حشم اسکا بصد شاں ہووے

نمونۂ کلام:۔

ہر گز ملے نہ بادہ کشی کا مجھے مزا   جب تک نہ دستِ یار میں جامِ شراب ہو
اب کسی شکل نہیں زیست نظر آتی ہے   اُس سے ملنے کی الٰہی کوئی صورت ہو جائے

(۲) باغ:۔ امام علی تخلص بہ باغ پسر محمد پناہ۔

رشک کیا کیا ہو رقیبوں کو وہ محفل دیکھ کر   باغ ہو وہ گل ہو اور جامِ شرابِ ناب ہو

(۳) جمیل:۔ امیر خاں جمیل (دیوان دوم کی تاریخ پر خان نے لکھا ہے تاریخ وفات مسمّاۃ پیاری آشنائے امیر علی خاں جمیل، تاریخ ۱۲۵۳ھ ہے)

اسیرانِ قفس اے ہمصفیر چھوٹے جاتے ہیں   ذرا صیاد سے پوچھو ہماری بھی رہائی ہو

(۴) رسا:۔ محمد بخش رسا (دیوانِ دوم میں ایک تاریخ پر لکھا ہے "بپاس خاطر میاں محمد بخش المتخلص رسا شاگرد ایں فقیر۔)

مل گئے غیر سے تم تم کو صنم دیکھ لیا   بس جی بس جائیے سب قول و قسم دیکھ لیا

---

(۶) شجر:۔ لالہ گرودا س شجر:۔

اپنی زلفیں چھپاؤ گے کب تک   مجھ کو وحشی بناؤ گے کب تک

(۷) شور:۔ مرزا آغا علی شور ساکن فیض آباد:۔

جی چاہتا ہے تم کو گلے سے لگائیے   اس بھولی بھالی شکل کے قربان جائیے۔

۸ - شفق :- شیخ محمد جان عرف ممن خلف محمد پناہ :-

ناموس و ننگ و غیرت و صبر و قرار دل   کھو بیٹھے کوئے یار میں ہم جا کے دوستو

(۵) ساحل :- گوہر علی عرف گوہری تخلص ساحل :-

ابھی سے دل نہ کڑھا موسم خزاں میرا   بہار باغ کی دو دن تو سیر کرنے دے

گیا تھا ڈاک میں ساحل جو خط وہاں میرا   انگوٹھی اس ڈپٹ کیا نے دی تھی قاصد کو

(۹) قلزم :- شیخ علی بخش قلزم :-

ہوا گوشہ نشیں اس واسطے چھوڑا گدائی کو   وہ رزاق جہاں ہے رزق دے دے گا تجھے قلزم

(۱۰) منصف : شیخ قادر علی منصف :-

صورت برق کیا یار نے مضطر مجھ کو   رخ کو گھونگھٹ میں چھپایا جو دکھا کر مجھ کو

(۱۱) واصف :- حیدر حسن تخلص واصف :-

توڑتا ہے دیکھنا صیاد بے تقصیر، پر   فصل گل میں ظلم ہے کیا بلبل دل گیر پر

حسرت مرحوم نے سلسلہ مصحفی میں خاں کے صرف ایک شاگرد واقف کا نام لکھا ہے۔ میرا خیال ہے، کہ واصف ہی کو مولانا واقف لکھ گئے۔

اسلام کا نظام مساجد

تالیف مولانا محمد ظفیر الدین صاحب رفیق ندوۃ المصنفین

اسلام کے نظام مساجد کے تمام گوشوں پر ایک جامع اور مکمل کتاب جو پہلی مرتبہ وجود میں آئی ہے، بڑے بڑے عنوانات ملاحظہ ہوں۔

قدرتی نظام اجتماع، دعوت اجتماع، قدرتی نظام وحدت، باطنی اصلاح، دربار الٰہی اسلام کی نظر میں، مسجدوں کی تزئین، مواقع مسجد، دربار الٰہی میں دنیا کے کام، دربار الٰہی کی صفائی، وقف اور تولیت، متفرق احکام مساجد۔

تقطیع ۲۰×۲۶/۸ صفحات ۲۴۴ - قیمت ۴ بے - مجلد للعہ -